61

ایک دفعہ دودھ پینے سے رضاعت کا حکم

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! میں اپنے ماموں کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کے ساتھ میرے ماموں کی بیٹی نے میری والدہ کا دودھ پیا ہے یاد رہے کہ اس میں متواتر دودھ نہیں پیا بلکہ صرف ایک بار پیا ہے جبکہ اس وقت اس کی عمر ایک سال تھی میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ کیا اس صورت حال کے پیش نظر میں اپنی ماموں زاد سے نکاح کرسکتا ہوں؟ یاد رہے ہمارے خاندان کے بزرگ بھی ان معلومات پر متفق ہیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

صورت مسئولہ میں سائل کا نکاح اپنی ماموں زاد سے ہوسکتا ہے کیونکہ فقط ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بلا شبہ رضاعت (دودھ پلانا) کا رشتہ خون کے رشتہ کی طرح ہی ہے یعنی جو رشتے خون سے حرام ہوتے ہیں وہ دودھ پینے سے بھی حرام ہو جاتے ہیں مگر رضاعت ثابت ہونے کی دو بنیادی شرط ہیں۔

پہلی شرط: بچے کی عمر دو سال سے کم ہو۔

1 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، اس کے لیے جو چاہے کہ دودھ کی مدت پوری کرے۔“ [1]

2 اور فرمایا: ﴿وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ﴾ ”اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے۔“ [2]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الفِطَامِ» هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ: أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الحَوْلَيْنِ، وَمَا كَانَ بَعْدَ الحَوْلَيْنِ الكَامِلَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا

”ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت سے حرمت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب وہ انتڑیوں کو پھاڑ دے، اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہم میں سے اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کی حرمت اس وقت ہوتی ہے جب بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اور جو دو برس پورے ہونے کے بعد ہو تو اس سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔“ [3]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

مذکورہ مقامات پر اللہ تعالی نے وضاحت کی ہے کہ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے اگر بچہ ان دو سالوں میں دودھ پیتا ہے تو وہ حرمتِ رضاعت میں معتبر ہے ورنہ نہیں۔

دوسری شرط: بچے نے پانچ بار دودھ پیا ہو ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

1 عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ»

[1] سورة البقرة: 233. [2] سورة لقمان: 14. [3] جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ما جاء أن الرضاعة لا تحرم إلا في الصغر دون الحولين، حديث: 1152.

”سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دو مرتبہ دودھ پینا حرمت کا سبب نہیں بنتا۔“ [1]

اگر بچے نے کم از کم پانچ بار دودھ پیا ہو تو رضاعت ثابت ہو گی۔

② عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْ سَالِمًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو حذیفہ کی بیوی کو حکم دیا تھا کہ سالم کو دودھ پلاؤ انہوں نے اس کو پانچ بار دودھ پلایا وہ اسی رضاعت کی بنیاد پر ان کے پاس آتے جاتے تھے۔“ [2]

اسے شیخ ارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔

③ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَا يُحَرِّمُ دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پانچ بار سے کم مرتبہ دودھ پینا حرمت (رضاعت) ثابت نہیں کرتا۔“ [3]

اسے شیخ ارنؤوط نے صحیح کہا ہے۔ [4]

وضاحت: پانچ بار دودھ پینے سے مراد یہ ہے کہ بچے نے عورت کا دودھ منہ میں لیا اور پینے کے بعد چھوڑ دیا یہ ایک بار شمار ہو گا پھر دودھ منہ میں لیا اور پی کر چھوڑ دیا اس طرح پانچ مرتبہ بچے نے دودھ پی لیا چاہے ایک ہی وقت میں ایسا ہو الگ الگ اوقات ضروری نہیں جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔

سوال میں چونکہ یہ وضاحت موجود ہے کہ بچی نے فقط ایک مرتبہ دودھ پیا ہے لہذا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوئی اور سائل کے لیے اس بچی سے نکاح کرنا جائز ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] صحیح مسلم، كِتَابُ الرَّضَاعِ، بَابٌ فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَيْنِ، حدیث:3595. [2] مسند احمد، حدیث: 26179. [3] مصنف عبد الرزاق، کتاب الطلاق، باب القليل من الرضاع، حديث:13912. [4] سنن أبي داؤد، كتاب النكاح، باب هل يحرم ما دون خمس رضعات، حديث:2062.

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد شریف	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کنڈی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
	ارشاد الحق اثری	